• شاہد تسنیم (ایم۔اے)

قادیانیت اور برہمنی سامراج

یہ حقیقت تاریخ کی پیشانی پر ثبت ہو چکی ہے کہ قادیانی تحریک نے ہندوستان کی حریت پسندانہ تحریکوں کو برطانوی سامراج سے گٹھ جوڑ کر کے سبوتاژ کیا۔ قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے اپنے دورِ خلافت کے اولین بیس سالوں میں (۱۹۱۴ تا ۱۹۳۴) بھرپور طریقے سے برطانوی سامراج کی مدد کی اور ان کی استبدادی پالیسیوں کی تائید میں خطبے دیئے۔ ۱۹۳۵ء میں احرار کی تحریک نے سامراج کے خود کاشتہ پودے کی جڑیں ہلا دیں۔ مرزا محمود نے اپنے ایک خطبے میں جماعت کو نصیحت کی کہ وہ ریزولیوشن پاس کرنے یا دھواں دھار تقریریں کرنے کی بجائے سیاسی طور پر منظم ہوں اور نیشنل لیگیں قائم کریں۔ اپنے اپنے علاقوں میں سیاسی انجمنیں بنانے کے بعد مرکزی جماعت قادیان سے ان کا الحاق کریں [۱]

نیشنل لیگیں بنانے کے بعد قادیانیوں نے کانگرس سے گٹھ جوڑ کیا، کانگرس کے لیے یہ بات مسرت آمیز حیرانی کا باعث تھی کہ سامراج کی ایک ذیلی شاخ ان سے تعاون پر آمادہ ہے۔ الفضل قادیان نے اخبار ڈیلی سن کی ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت کے حوالے سے لکھا:

"احمدیوں کے عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ ملک کے قانون کی پوری پوری اطاعت کرنی چاہیئے۔ ہندوستان میں رولٹ ایکٹ ایجی ٹیشن، تحریک عدم تعاون اور کانگرس کی شورش کے زمانوں میں جماعت احمدیہ نے پورے جوش اور سرگرمی

---

[۱] الفضل قادیان، مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء

سے گورنمنٹ کی تائید کی اور حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی سرگرمیوں سے شمالی ہند کے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنے والی زیادہ تر یہی جماعت تھی، خلیفۃ المسیح جو اس جماعت کے امام ہیں اور جنھیں ان کے پیرو اپنا روحانی پیشوا یقین کرتے ہیں اس وقت واحد مسلمان لیڈر ہیں جنھوں نے نہرو رپورٹ اور کانگرس کے عام رویہ کے خلاف مسلمانوں کے افکار کو منظم کرنے میں سب سے پہلے کامیاب قدم اٹھایا، کانگرسی دائرہ بلاشبہ خوش و خرم نظر آتے ہیں، حکام کے رویہ کے مقابلہ میں احمدیوں کا ہندوستان بھر میں نیشنل لیگیں قائم کرنا اور کانگرس کے ساتھ اس شرط سے اشتراک عمل کرنے کا فیصلہ کہ مروجہ قانون کا ہر حالت میں احترام کیا جائے گا، کانگرس کے لیے مسرت آمیز حیرانی کا باعث ہوا ہے۔" ؎۱

کانگرس ہائی کمانڈ قادیانیوں کو انگریز کا ایجنٹ قرار دیتی تھی، پنڈت نہرو نے اسی زمانے میں انگلستان کی سیاحت سے واپس آکر کانگرس کے سکریٹری ڈاکٹر سید محمود سے سب سے پہلی بات یہ کی کہ "میں (نہرو) نے سفر یورپ سے یہ سبق حاصل کیا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔" ؎۲

کانگرس کے ساتھ ساز باز کرنے کے لیے پنڈت جواہر لال نہرو سب سے بہتر مرجع سمجھے گئے چنانچہ قادیانی جماعت فرط جوش سے پنڈت جی کی طرف لپکی ؎۳ لاہور میں قادیانی جماعت نے پنڈت نہرو کا شاندار استقبال کرایا، صدر آل انڈیا نیشنل لیگ بشیر احمد ایڈووکیٹ نے پنڈت جی کے گلے میں ہار ڈالا، جواہر لال زندہ باد، اور فخر قوم خوش آمدید کے

؎۱ الفضل قادیان مورخہ ۶ر دسمبر ۱۹۳۵ء

؎۲ الفضل قادیان، مورخہ ۶ر اگست ۱۹۳۵ء خطبہ، مرزا محمود

؎۳ مولانا الیاس برنی۔ قادیانی مذہب ص ۶۲

نعرے لگاتے تھے[1]

لاہوری مرزائیوں کے پرچے پیغام صلح نے اس استقبال پر قادیانیوں کی سیاسی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا:-

"زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ جناب خلیفہ قادیان کانگرس کے اشد ترین مخالف تھے اور قادیانی حضرات نے کانگرس کے مقابلے میں حکومت کی امداد کی اور کار خاص کی خدمات انجام دیں، آج وہ کانگرس کے ایک انتہا پسند اور اشتراکی خیالات رکھنے والے صدر کے استقبال میں حصہ لے رہے ہیں، افسوس قادیانیوں نے اپنے اصل کام تبلیغ اسلام اور خدمت دین کو پس پشت ڈال دیا اور سیاسیات میں نہایت بھونڈے طریقے سے حصہ لینا شروع کر دیا"[2]

اس استقبال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پنڈت نہرو نے علامہ اقبال کے قادیانیت کے رد میں مضامین کا جواب تحریر کیا تھا[3]

لاہوری مرزائیوں کا آرگن روح اسلام لاہور لکھتا ہے:-

"میاں محمود احمد صاحب کی قیادت میں قادیانی جماعت کانگرس سے وابستہ ہوگئی، چنانچہ ۱۹۳۶ء میں پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد پر چوہدری اسد اللہ خان کی قیادت میں قادیان سے تین ہزار لٹھ بند رضا کاروں نے استقبال کیا۔ ۱۹۳۷ء میں قادیان کے زیر اہتمام لاڈورانی زتشی کی صدارت میں ایک مباحثہ ہوا جس میں کثرت رائے سے فیصلہ ہوا کہ جماعت قادیان کو کانگرس میں شامل ہونا چاہیئے اور یہ موقف قیام پاکستان تک برقرار رہا"[4]

قوم پرست کانگریسیوں نے قادیانی تحریک کا خیر مقدم کیا کیونکہ اس تحریک کا بانی ہندوستانی تھا اور اس کا روحانی مرکز ہندوستان تھا، وہ متحدہ قومیت کے نظریے کے ارتقاء کے لئے

---

[1] الفضل قادیان، مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۳۶ء

[2] پیغام صلح لاہور، مورخہ ۳ جون ۱۹۳۶ء

[3] اعمال صالحہ، خطبات مرزا محمود، اللہ بخش سٹیم پریس قادیان، ص ۶۳

[4] روح اسلام لاہور: اکتوبر ۱۹۷۱ء

اسے بہت اہمیت دیتے تھے، قادیانی تحریک ہی پان اسلام ازم کے خاتمہ اور عربی تہذیب کو نیست و نابود کرنے کا ذریعہ بن سکتی تھی۔ ڈاکٹر شنکرداس نے قوم پرست کانگریسیوں کے نظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا کہ مسلمان، قادیانی بن کر قادیان کی خلافت کے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔ قادیان ان کا مقدس مقام قرار پاتا ہے جو ہندوستان میں ہے اور مکہ و مدینہ ان کے لئے روائتی مقامات مقدسہ بن کر رہ جاتے ہیں اور کوئی احمدی چاہے وہ عرب، ترکستان، ایران، یا دُنیا کے کسی حصہ میں ہو، رُوحانی قوت حاصل کرنے کے لئے قادیان کی طرف لوٹتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف مزید رقم طراز ہیں:۔

یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدیہ تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے۔ خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں یہ بات عام مسلمانوں کے لئے جو ہر وقت پان اسلام ازم و پان عربی سنگھٹن کے خواب دیکھتے ہیں کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست کے لئے باعث مسرت ہے۔" [1]

دھلی کے اخبار اسٹیٹسمین (STATE MAN) میں تقسیم کے دو سال بعد ۲۲ فروری ۱۹۴۹ء کو آپ کا ایک مضمون شائع ہُوا۔ اس میں تقسیم کے بعد ہندو قوم پرستوں کے قادیانی تحریک کے بارے میں افکار و نظریات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"حکومت ہند کو چاہیئے کہ امن اور انسانیت کے مفاد کے پیشِ نظر اس خالص ملکی اور ہندوستانی جماعت کو نظر انداز نہ کرے کیونکہ مناسب وقت میں احمدیہ جماعت ہمارے ملک کے تعلقات اسلامی دنیا سے مضبوط کرنے اور ہندوستان کو عظمت اور بڑائی حاصل کرانے میں ایک پارٹ ادا کرے گی۔" [2]

---

[1] مولانا ابوالحسن ندوی، قادیانیت، ادارہ نشریات اسلام لاہور، ص ۱۴۹

[2] برکات احمد قادیانی، تحریک قادیانیت، شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان، انڈیا، ص ۶

ڈاکٹر شنکر داس نے اپنے ایک خط بنام ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان (انڈیا) میں مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو لکھا:-

نسلِ انسانی کی یہ بدقسمتی ہے کہ جب بھی کوئی تحریک اس کی ترقی اور بہبودی کے لئے قائم ہوئی اس نے اس کی مخالفت کی یہی حال تحریک احمدیت کا برصغیر ہندوستان میں ہوا۔ ہندوستانیوں نے اس بات کا احساس نہیں کیا کہ احمدیہ جماعت کو اپنانے سے وہ سیاسی اعتبار سے ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو متحد کرنے کا باعث ہوں گے۔ اس طرح مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں متفرق سیاسی حالات کے باوجود ایک متحدہ قومیت وجود میں آجائے گی اور اس سے امن عالم کے لئے ایک مؤثر اقدام کرنے کے سامان پیدا ہوں گے۔ میں احمدیہ تحریک کو کئی ایک وجوہات کی بنا پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مجھے یہ تمام تحریک سودیشی نظر آتی ہے اس اعلیٰ تحریک کے بانی ایک ہندوستانی تھے اور قادیان میں جو احمدیوں کا مقدس مرکز ہے ہندوستان میں ہے مسلمانوں میں احمدیت کے پھیلنے سے ہندوستان کو مضبوطی حاصل ہو گئی"۔ [1]

ان تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ قوم پرست کانگرسی قادیانی تحریک کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کو قادیانی تحریک کے پھیلنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور کس طرح سے یہ تحریک متحدہ قومیت کے لئے کھاد کا کام دے سکتی ہے۔ قادیانی ہندوستان کے سیکولر نظام میں زیادہ بہتر طریقے سے پھل پھول سکتے ہیں، ان کا فلسفہ و فکر دو قومی نظریے سے صریح متصادم ہے اور ان کی روش سے عیاں ہے کہ وہ ایک اسلامی مملکت میں رہ کر قادیانی نبوت کے کھوٹے سکے نہیں چلا سکتے، اس کے علاوہ ہندوستان میں ان کا مرکز موجود ہے جو ان کے نزدیک روحانی انوار و تجلیات کا مرکز ہے۔ مرزا محمود نے تو ایک دفعہ یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مکہ و مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا ہے [2]

---

[1] برکات احمد قادیانی، تحریک قادیانیت، شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان، انڈیا، ص ۹

[2] حقیقت الرویا

لاہوری مرزائیوں کے رسالے میں شائع شدہ مقالے کے مطابق قادیانیوں نے ۱۹۳۶ء میں کانگرس سے جو رشتہ جوڑا وہ قیام پاکستان تک جاری رہا [۱]

ایسے شواہد پائے جاتے ہیں کہ یہ رشتہ اب بھی قائم ہے۔ قادیان میں ۳۱۳ درویش اب بھی موجود ہیں اور ان کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ سیکولر ہندوستان میں ان درویشوں کی موجودگی معنی خیز دکھائی دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ درویش مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئیوں کو پورا کرنے کے لئے مصروفِ عمل ہیں۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے (جناب ایم۔ ایم احمد کے والد) نے بڑے طمطراق سے ۱۹۴۸ء میں لکھا تھا۔

" بالآخر میں اس بات کے ذکر سے بھی نہیں رک سکتا کہ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام (مرزا محمود) اور قادیان کی اکثر آبادی کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔۔۔۔ اسی طرح انشاء اللہ وہ وقت بھی ضرور آئے گا کہ جب حضرت مسیح موعود کے دوسرے الہاموں کے مطابق جماعت احمدیہ اپنے مقدس مرکز کو پھر واپس حاصل کرے گی اور حضرت مسیح موعود کا یہ الہام پورا ہو کر رہے گا کہ اِنّ الّذی فرض علیک القراٰن لرادّک الی معاد یعنے جس خدا نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے وہ تجھے ضرور ضرور تیری لوٹنے والی جگہ (یعنی قادیان) کی طرف دوبارہ واپس لے جائے گا۔ پس جس طرح دنیا نے جماعت احمدیہ کی ہجرت کا نظارہ دیکھا (اور ہجرت بھی خدا کے رسولوں کی ایک سنت ہے) اسی طرح وہ انشاء اللہ جلد یا بدیر قادیان میں جماعت احمدیہ کے واپس جانے کا نظارہ بھی دیکھے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی کیونکہ یہ اس خدا کی تقدیر ہے جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے " [۲]

قادیانیوں کا بیرونی سامراج سے گٹھ جوڑ، کانگرس سے ساز باز، اور قادیان واپس

(باقی صفحہ ۲۴ پر)

[۱] روحِ اسلام لاہور، اکتوبر ۱۹۷۱ء

[۲] مرزا بشیر احمد ایم اے، مظالم قادیان کا خونی روزنامچہ اعجازی پریس لاہور ص ۹